فرعون سے اِک ملاقات

مِلا اک شب میں فرعونِ مصر کو
ملا بیٹے کو پہلے پھر پدر کو
نہ تھا نادم کوئی اپنے کیے پہ
چھپاتا باپ تھا اپنے پسر کو

ہوا گویا میں اُس ظالم سے ایسے
خدا بننے کی کیوں خواہش تھی ویسے؟
نہیں تھا خوف، پھر جی کے اُٹھے گا؟
تکبر ہائے وہ بھولیں گے کیسے

کہ شہرِ مصر کا تو کرتا دھرتا
جہاں انسان سے انساں تھا ڈرتا
نہیں تھا موت کا اک دن معین
ہر اک لمحہ کہ جیتا کوئی مرتا

ارے ظالم تری دنیا تھی کیسی
دھکتی آگ کے انگار جیسی
جو اسرائیل کے بیٹے تھے گبرو
جوانی ان کی کی ایسی کی تیسی

تری کُرسی جمہوری کیوں نہیں تھی
تجھے شُوریٰ ضروری کیوں نہیں تھی
کہاں تھے تیرے مالی گوشوارے
کہ افسر جی حضوری کیوں نہیں تھی

کلیم اللہ سے بھی تیری عداوت
نہ تھی اللہ سے کیا یہ بغاوت؟
تو پھر کیوں نیل کی موجوں کے در پر
تیرے منصب میں آئی تھی نیابت

بس اتنا سن کہ میت مسکرائی
اُٹھائی بات آنکھوں پر لگائی
جھجکتا تھا وہ کیسے بات چھیڑے
میری آنکھوں میں تھی اک رُوشنائی

کہا فرعون نے اے چشمِ حاضر
تیرے اوصاف گویا لعلِ نادر
تری فرعونیت پے میں فدا ہوں
تو مجھ پہ کر رہا الزام صادر

جو مجھ کو یاد ہے تجھ کو سُنا دوں
تیری تاریخ کے کچھ باب لا دوں
مری ذلت تری ذلت میں گم ہے
مرا جی ہے تجھے آقا بنا لُوں

تکبر تھا جو میں قادر بنا تھا
تعصب تھا جو میں جابر بنا تھا
تیری عاجز مزاجی پے میں صدقے
کہ تو تَو ہند کا اکبر بنا تھا

نہیں تھا ایسا قابل، دیں بناتا
کسی عالم سے پھر جائز کراتا
کوئی مُرشد جو تجھ سا مجھ کو ملتا
تو گردن میں بھی کاتب کی کٹاتا

چلو جو اب چلی وہ چال دیکھو
جو گزرے ہیں وہ ماہ و سال دیکھو
ترے حاکم ہیں کس کی مانتے اب؟
نظامِ اندرُوں کا حال دیکھو

ریاضت بھی سجائی جا رہی ہے
تجارت یوں بڑھائی جا رہی ہے
نہیں توہین کی تجھ کو اجازت
ذہانت آزمائی جا رہی ہے

تیری مجلس کو میری یہ ندا ہے
نہیں ہے بادشاہ جو بادشاہ ہے
کہیں، جو زندگی پہ جان واریں
میرا دیں تو سیاست سے جُدا ہے

کہاں موسیٰ کو روکا تھا بیاں سے
ذرا حق پُوچھ تو موسیٰ کے ہاں سے
تیری آواز گھٹ کہ رہ گئی جو
حکایت بھی سُنائی درمیاں سے

سپاہی تو نہیں کیا مصطفیٰؐ کا
تھا کارِ سوز سونپا اس جہاں کا

تو کیوں تو حق کی ہے تلبیس کرتا
کہ میں ہوں مر گیا فرعون واں کا

بھنور میں آ گھِرا تھا بر لبِ نیل
بلایا رب کو چھوڑی قال وا قیل
تری میں عاجزی پے واری جاؤں
درِ مُرشد ہے ترا سنگ وا میل

نہیں اب سعد ڈھونڈے کھو گیا جو
سمجھ میں جوں ہی آیا رو گیا وہ
ختم کر، پل رہا فرعون اندر
درُوبیں بعدِ مجلس ہو گیا وہ